عورت کا بغیر محرم کے حج پر جانا!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان کرام کہ ایک خاتون جو کہ مالدار اور صاحب حیثیت ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات بھی موجود ہیں وہ حج کرنا چاہتی ہے، مگر محرم نہیں ہے، یا محرم ہے مگر محرم کے اخراجات اس کے پاس نہیں ہیں، آیا اس صورت میں عورت بغیر محرم کے حج کے لیے جاسکتی ہے؟

نیز کیا کوئی عورت دیگر عورتوں کی جماعت کے ساتھ (جن کے ساتھ مرد بھی ہیں) جاسکتی ہے؟

اگر نہیں جاسکتی اور پوری زندگی محرم کا انتظام نہ ہوسکے تو یہ عورت گناہ گار ہوگی؟ مستفتی: محمد فخر الدین

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

صورتِ مسئولہ میں واضح رہے کہ عورتوں کے حج پر جانے کے لیے ضروری ہے کہ اگر وہ مکہ مکرمہ سے مسافتِ سفر کی مقدار دور ہوں تو ان کے ساتھ شوہر یا دیگر کسی محرم کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے بغیر سفر کرنا عورتوں کے لیے ناجائز اور حرام ہے، خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی، تنہا ہو یا اس کے ساتھ دیگر عورتیں ہوں، کسی بھی حالت میں جانا جائز نہیں، بلکہ حکم یہ ہے کہ اگر وہ مالدار ہے اور اس کا شوہر یا کوئی محرم نہیں ہے یا محرم ہے مگر محرم کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتی تو اس کے لیے شرعی حکم یہ ہے کہ وہ انتظار کرتی رہے، تا آنکہ محرم کا بندوبست ہو جائے یا محرم کے اخراجات کا بندوبست ہو جائے۔ اگر زندگی بھر محرم کا بندوبست نہ ہوسکے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مرنے سے قبل حج بدل کی وصیت کر جائے، تاکہ لواحقین حج بدل کرسکیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے، جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر عورت مالدار ہو اور اس پر حج فرض ہو تو اس صورت میں اگر محرم نہ ہو تو وہ معتمد اور دیندار عورتوں کے ساتھ حج پر جائے گی، جب کہ احناف کے نزدیک کسی بھی حالت میں عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کرسکتی، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

''عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ لاتسافر المرأۃُ ثلاثًا إلا ومعھا ذو محرم۔''

ترجمہ:.....''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: نہیں سفر کرے کوئی عورت تین (دن کا) مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں منقول ہے:

''لایحل لامرأۃٍ تؤمن باللّٰہ والیوم الآخر تسافر مسیرۃ ثلاثِ لیالٍ إلا ومعھا ذو محرم۔''

ترجمہ:.....''کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتی ہے کہ محرم کے بغیر تین رات کا سفر کرے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''قال رسول اللّٰہ ﷺ لایَخلُوَنَّ رجلٌ بامرأۃٍ ولاتسافر امرأۃٌ إلا ومعھا محرم، فقال رجل: یا رسول اللّٰہ! اکتبتت فی غزوۃ کذا کذا وخرجت امرأتی حاجۃ، فقال: اذھب فاحجج مع امرأتک۔'' (مشکوٰۃ،ص:۲۲۱)

ترجمہ:.....''حضور ﷺ نے فرمایا کہ: کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔ ایک آدمی نے کہا کہ: یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں جنگ میں لکھ دیا گیا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جا! اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔''

اسی طرح مختلف احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے عورتوں کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع فرمایا، خواہ وہ سفر حج کے لیے ہو یا کسی اور کام کے لیے۔ نیز واضح رہے کہ تمام فقہائے احناف خواہ متقدمین ہوں یا متاخرین سب اس بات پر متفق ہیں کہ عورت بغیر محرم کے حج کے لیے سفر نہیں کرسکتی، خواہ حج فرض ہو یا نفل، عورت بوڑھی ہو یا جوان، جب کہ بعض فقہاء کرام کے نزدیک اگر عورت کا محرم نہ ہو تو اس پر حج فرض ہی نہیں، چنانچہ بدایۃ المجتہد لابن رشدؒ میں ہے:

''واختلفوا من ھذا الباب ھل من شرط وجوب الحج علی المرأۃ أن یکون معھا زوج أو ذو محرم منھا یطاوعھا علی الخروج معھا إلی السفر للحج. فقال مالک والشافعی رحمھما اللّٰہ: لیس من شرط الوجوب ذٰلک وتخرج المرأۃ إلی الحج إذا وجدت رفقۃ مأمونۃ وقال أبوحنیفۃؒ وأحمدؒ وجماعۃ: وجود ذی المحرم ومطاوعتہٗ لھا شرط فی الوجوب وسبب الخلاف معارضۃ الأمر بالحج والسفر إلیہ لتنھی عن سفر المرأۃ ثلاثًا إلا مع ذی محرم وذلک أنہٗ ثبت عنہ علیہ الصلاۃ والسلام من حدیث أبی سعید الخدریؓ وأبی ہریرۃؓ وابن عباسؓ

وابن عمرؓ أنهٔ قال علیه الصلاة والسلام: لایحل لامرأة تؤمن باللّٰه والیوم الآخر أن تسافر إلا مع ذی محرم۔فمن غلب عموم الأمر قال: تسافر للحج وإن لم یکن معها ذو محرم ومن خص العموم بهذا الحدیث أو رأی من باب تفسیر الاستطاعة قال: لاتسافر لحج إلامع ذی محرم۔'' (بدایۃ المجتہد لابن رشد، ج:۱،ص:۳۱۱)

''فقہاء کرام کے درمیان اس باب میں اختلاف ہے کہ عورت کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا حج فرض ہونے کے لیے شرط ہے؟ یعنی اس کے ساتھ شوہر یا ایسا محرم ہو جو اس کے ساتھ حج کے لیے جاسکے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: وہ (محرم) حج فرض ہونے کے لیے شرط نہیں، بلکہ اگر عورت کو معتمد عورت ساتھی ملے تو وہ ان کے ساتھ حج کے لیے جاسکتی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور فقہائے کرامؒ کی ایک جماعت نے فرمایا کہ: عورت کے لیے محرم ہونا اور محرم کا اس کے ساتھ جانا شرطِ وجوب میں سے ہے۔ دراصل اس اختلاف کی وجہ حج کے لیے حکمِ الٰہی اور (دوسری طرف) عورت کے لیے نامحرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنے کی ممانعت ہے، کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کی حدیث کی رو سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کسی عورت کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ محرم کے بغیر کوئی سفر کرے۔ جو حضرات امر الٰہی کی عمومیت کو غالب قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عورت حج کے واسطے سفر کرے گی، اگرچہ اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو اور جو حضرات (حکم الٰہی کی) عمومیت کو اس حدیث کی رو سے خاص کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث (حکم خداوندی میں لفظ) ''استطاع'' کی تفسیر ہے وہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت محرم کے بغیر حج کے لیے سفر نہ کرے۔''

فقہ حنفی کی مشہور و معتبر کتاب فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

''والمحرم فی حق المرأة شرط شابة کانت أو عجوزًا إذا کانت بینها وبین مکة مسیرة ثلاثة أیام. وقال الشافعیؒ: یجوز لها أن تخرج فی رفقة معها نساء ثقات. واختلفوا فی کون المحرم شرط الوجوب أم شرط الأداء حسب اختلافهم فی أمن الطریق وفی السغنانی: والصحیح أنه شرط الأداء۔'' (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج:۲،ص:۴۳۴)

ترجمہ:......''اور محرم ساتھ ہونا عورت کے لیے شرط ہے خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی ہو جب اس کے درمیان اور مکہ کے درمیان تین دن کا راستہ ہو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: عورت کے لیے نکلنا جائز ہے جب اس کے ساتھ ثقہ عورتیں ہوں۔ فقہاء

کرام میں اختلاف ہے کہ آیا محرم کا ہونا وجوبِ حج کے واسطے شرط ہے یا ادائیگی حج کے واسطے شرط ہے؟ جب کہ منشأ اختلاف ''امن الطریق'' کی تعریف کا اختلاف ہے۔ ''السغناقی'' میں ہے کہ صحیح قول یہی ہے کہ محرم ہونا ادائیگی حج کے لیے شرط ہے۔''

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''منها المحرم للمرأة شابةً كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام۔'' (فتاویٰ عالمگیری، ج:۱،ص:۲۱۹)

ترجمہ:......''ان میں سے (ایک شرط) عورت کے لیے محرم کا ہونا ہے خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھی، جب کہ اس کے اور مکہ کے درمیان تین دن کی مسافت ہو۔''

''وفی رسائل الأركان ثم المرأة إنما يجب عليها الحج إذا كان معها زوج أو محرم إن كان بينها وبين مكة مسيرة السفر لما روى الشيخان عن ابن عباسؓ.......۔'' (رسائل الارکان،ص:۲۳۹)

ترجمہ:......''رسائل الارکان میں ہے کہ عورت پر حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اس کے ساتھ شوہر یا کوئی محرم ہو، اگر اس کے اور مکہ کے درمیان سفر کی مقدار کا فاصلہ ہو، جیسا کہ بخاری اور مسلم میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے...........۔''

الکشف فی الفتاویٰ میں ہے:

''فأما الذی هو بالشرط فهو حج المرأة إذا وجدت محرمًا بعد هٰذه الأسباب السبعة فيكون عليها الحج وإن لم نجد محرمًا فليس عليها الحج فی قول أبی حنيفةؒ وأصحابه وأبی عبد الله وفی قول الشافعیؒ عليها أن تخرج بنفسها۔''

(الکشف فی الفتاوی،ص:۳۰۳،ج:۲)

ترجمہ:......''عورت پر حج لازم ہونے کے لیے ان سات اسباب کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ جب اس کا محرم ہو اس صورت میں اس پر حج لازم ہوگا اور اگر اس کو محرم میسر نہ ہو تو اس پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اور ابوعبد اللہ کے قول کے مطابق حج لازم نہیں ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے لیے لازم ہے کہ بغیر محرم کے تنہا حج کے لیے جائے۔''

فقہ حنفی کی مشہور کتاب بدائع الصنائع میں ہے:

''وأما الذی يخص النساء فشرطان: أحدهما أن يكون معها زوجها أو محرم لها فان لم يوجد أحدهما لايجب عليها الحج وهذا عندنا، وعند الشافعیؒ هٰذا ليس

بشرط ویلزمها الحج والخروج من غیر زوج ولامحرم إذا کان معها نساء فی الرفقة ثقات واحتج بظاهر قولہٖ تعالیٰ:''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً''وخطاب الناس یتناول الذکور والإناث بلاخلاف الخ. ولنا ما روی عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہٗ قال:''ألا لاتحجن امرأة إلا ومعها محرم''وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہٗ قال:''لا تسافر امرأةٌ ثلاثةَ أیام إلا ومعها محرم أو زوج''ولأنها إذا لم یکن معها زوج ولا محرم لایؤمن علیها إذا النساء لحم علی وضم إلا ماذب عنہ ولهذا لایجوز لها الخروج وحدها والخوف عند اجتماعهن أکثر ولهذا حرمت الخلوة بالأجنبیة وإن کان معها امرأة أخریٰ والآیة لاتتناول النساءَ حالَ عدم الزوج والمحرم معها لأن المرأةَ لم تقدر علی الرکوب والنزول بنفسها ۔''

(بدائع الصنائع، ج:۲،ص:۱۲۳)

ترجمہ:......''عورتوں کے لیے جو شرائط مخصوص ہیں وہ دو ہیں: ایک یہ کہ اس کے ساتھ شوہر یا اس کا محرم ہو، اگر اس کا محرم نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک محرم شرط نہیں بلکہ اس پر حج لازم ہے اور اس کے لیے شوہر اور محرم کے بغیر نکلنا جب کہ اس کے ساتھ ثقہ جماعت عورتوں کی ہو ضروری ہے۔ ان کی دلیل باری تعالیٰ کے قول کا ظاہری مفہوم ہے کہ:''اور اللہ کے واسطے لوگوں کے اوپر اس مکان کا حج کرنا (فرض) ہے اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک پہنچنے کی۔'' باری تعالیٰ کا یہ خطاب شامل ہے مذکر ومؤنث سب کو۔ ہماری دلیل جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ فرمایا:''آگاہ رہو! کوئی عورت حج نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا:''نہیں سفر کرے کوئی عورت تین دن کا مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم یا شوہر ہو۔'' کیونکہ اگر اس کے ساتھ شوہر یا محرم نہ ہو تو وہ (فتنہ سے) مامون نہیں ہوگی، کیونکہ عورتوں کی مثال قصائی کے تختہ پر رکھے گئے گوشت کی ہے جس کی حفاظت ضروری ہے، اسی لیے اس کا تنہا نکلنا جائز نہیں۔ (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: (نیز عورتوں کے اجتماع سے خوف فتنہ زیادہ ہے، اسی لیے تو اجنبی کے ساتھ خلوت حرام ہے، اگرچہ اس کے ساتھ دیگر عورتیں بھی ہوں اور مذکورہ آیت ان عورتوں کو شامل نہیں ہوگی جن کا شوہر یا محرم نہیں۔ (نیز یہ کہ) عورت سواری پر سوار ہونے اور اس سے اترنے پر تنہا قدرت نہیں رکھتی۔''

علاوہ ازیں تمام فقہائے کرام اور محدثین ومفسرین کرام نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ عورتوں کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔ اختصاراً وہ عبارتیں نقل کرنے کی بجائے صرف چند کتابوں کے حوالے درج کیے جاتے ہیں: تفسیر مظہری، ص:۹۷، ج:۱۔ عمدۃ القاری، ص:۲۲۱، ج:۱۰۔ الجوہرۃ النیرۃ، ص:۱۹۳، ج:۱۔ الفتاویٰ السعیدیہ، ص:۲۰، ج:۱۔ مجمع الانہر شرح ملتقی البحر، ص:۲۶۲، ج:۱۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ص:۴، ج:۲۔ المجموع، ص:۸۷، ج:۷ (شوافع) فتاویٰ عثمانی، ص:۱۷۔ احسن الفتاویٰ، ص:۵۲۲، ج:۴ وغیرہ

مذکورہ بالا عبارات سے واضح ہے کہ عورتوں کے حج پر جانے کے لیے شوہر یا کسی محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے، بغیر محرم کے عورتوں کے لیے جانا جائز نہیں۔ یہی مسلک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور تمام فقہاء احناف رحمہم اللہ کی یہی تحقیق ہے۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	نظام الدین شامزی	محمد عبدالقادر

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی